22
سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

قال رسول اللہ ﷺ : نَضَّرَ اللّٰہُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أربعون حديثًا في أركان الإسلام

اربعینِ ارکانِ اسلام

ترتیب، تخریج و اضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللّٰہُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

24

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا

فی أركان الإسلام

اربعینِ ارکانِ اسلام

تالیف:

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔لاہور

نام کتاب: **اربعینِ ارکانِ اسلام**

تألیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اهتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُولُ: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“ [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یومِ عید“ بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝۳ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝۴ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْكُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَكَیْفَ لَا یَكُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهٖ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ" [1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔)) [2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔" [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔" [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِيْ الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فی أرکان الإسلام" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدَهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

پہلا رکن:

شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝﴾ (الزخرف : 45)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ان سے پوچھیں جنھیں ہم نے آپ سے پہلے اپنے رسولوں میں سے بھیجا، کیا ہم نے رحمان کے سوا کوئی معبود بنائے ہیں، جن کی عبادت کی جائے؟''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝﴾ (الانبیاء : 25)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف یہ وحی کرتے تھے کہ حقیقت یہ ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری عبادت کرو۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ ﴾

(الاعراف : 59)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بلاشبہ یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا، تو اس نے کہا، اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں، بے شک میں تم پر ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔“

حدیث:1

((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَیْرَ شَاكٍّ فِیْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [1]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جس شخص نے یہ گواہی دی کہ:) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں، اور پھر جس نے ان دونوں گواہیوں میں شک نہیں کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

حدیث:2

((وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَهِیَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ، یَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلٰی قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا .)) [2]

”اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس

---

1. صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 138.
2. مسند احمد: 229/5، سلسله احادیث الصحیحه، رقم: 2278.

حالت میں مرا کہ وہ یقین کے ساتھ گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کردے گا۔''

حدیث :3

((وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِّنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [1]

''اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے اخلاص قلب کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

حدیث :4

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ .)) [2]

''اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کردے گا۔''

حدیث :5

((وَعَـنْ أَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، مَا نَجَاةُ هٰذَا

---

[1] سلسله احاديث صحيحه، رقم الحديث:2355.

[2] صحيح بخاری، كتاب العلم، رقم :128.

الْأَمْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْكَلِمَةَ الَّتِیْ عَرَضْتُهَا عَلٰی عَمِّیْ، فَرَدَّهَا عَلَیَّ، فَهِیَ لَهُ نَجَاةٌ.)) [1]

''اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا؟ اے اللہ کے رسول! نجات کس چیز میں ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کرلیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا، اور اس نے انکار کردیا، تو وہ اس کی نجات کا باعث ہوگا۔''

حدیث: 6

((وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِهِ أُتِیَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ .)) [2]

''اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یوں بیان فرمایا ہے: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾

''اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو قولِ ثابت کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے۔''

حدیث: 7

((وَعن عبادة بن الصامت قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ

---

[1] مسند احمد: 6/1، تاریخ بغداد: 272/1۔ شیخ شعیب نے اسے شواہد کی بنا پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1369.

عَلَيْهِ النَّارَ .)) [1]

"اور حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ جس نے "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ" کی گواہی دی تو اللہ نے اس پر جہنم کی آگ حرام قرار دی ہے۔"

حدیث :8

((وَعَـنْ عُثْـمَـانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهٖ فَيَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ، شَهَادَةُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .)) [2]

"اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ کلمہ جانتا ہوں جو بندہ یقین قلب کے ساتھ پڑھتا ہے، اور اس پر اسے موت آ جاتی ہے تو اس پر اللہ جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے، اور کلمہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کی شہادت ہے۔"

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 142.

[2] مسند احمد بن حنبل: 63/1، مستدرك حاكم : 72/1، صحيح ابن حبان: 696/2۔ حاکم اور ابن حبان نے اسے "صحیح" قرار دیا ہے۔

دوسرا رکن:

وَ إِقَامِ الصَّلٰوةِ

نماز قائم کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚۖ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ﴾

(البقرۃ: 1 تا 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”الٓمّٓ ۔ یہ کتاب، اس میں کوئی شک نہیں، بچنے والوں کے لیے سراسر ہدایت ہے۔ وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے اور اس میں سے، جو ہم نے انھیں دیا ہے، خرچ کرتے ہیں۔“

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ ﴾ (الانعام: 72)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اس سے ڈرو۔“

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ ۫ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَ اجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ۩﴿۵۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ﴿۵۹﴾ ﴾ (مریم: 58 ۔ 59)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا نبیوں میں سے، آدم کی اولاد سے اور ان لوگوں میں سے جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا اور ابراہیم اور اسرائیل کی اولاد سے اور ان لوگوں سے جنھیں ہم نے ہدایت

دی اور ہم نے چن لیا۔ جب ان پر رحمان کی آیات پڑھی جاتی تھیں وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے نالائق جانشین ان کی جگہ آئے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے تو وہ عنقریب گمراہی کو ملیں گے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٣١﴾﴾ (الروم : 31)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور شرک کرنے والوں سے نہ ہو جاؤ۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿٤٥﴾﴾ (البقرة : 45)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو اور بلاشبہ وہ یقیناً بہت بڑی ہے مگر ان عاجزی کرنے والوں پر۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾﴾

(التوبة : 71)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور مومن مرد اور مومن عورتیں، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا، بے شک اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

حدیث :9

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ، وَعَمُوْدِهِ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ.)) [1]

''اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اسلام کا سر، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتلاؤں؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین اسلام کا سر خود کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرنا ہے، اس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔''

حدیث :10

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا سجدے میں کثرت سے دعا کیا کرو۔''

---

1. سنن ترمذی، كتاب الإيمان، رقم: 2616، مسند أحمد: 231/5، رقم: 22016۔ مصنف عبدالرزاق، رقم: 20303۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔
2. صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: 1083.

حدیث: 11

((وَعَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا . مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟ قَالُوْا: لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا . قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو، اور وہ روزانہ اس میں پانچ پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں، ہرگز نہیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِعْتَ وَحُرِّقْتَ ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا ، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .)) [2]

اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے انتہائی مخلص دوست

---

[1] صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰت، رقم: 528، صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم:1522.

[2] سنن ابن ماجة، کتاب الدعاء، رقم:4034، إرواء الغليل، رقم:2086، التعلیق الرغیب:195/1، مشکوٰۃ المصابیح، رقم:580۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی: تم اللہ کے ساتھ کسی غیر کو شریک نہ ٹھہرانا، چاہے تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے جلا دیا جائے۔ اور فرض نماز کو بھی قصداً نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑا اس سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اٹھ گئی۔ اور شراب مت پینا کیونکہ وہ ہر برائی کا دروازہ کھولنے والی چیز ہے۔"

حدیث: 13

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَیْءٌ، قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: أُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتُقِصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰى ذٰلِكَ .)) [1]

"اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزِ قیامت ہر بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا، اور اگر نماز خراب ہوئی تو ناکام و نامراد ہوگا، اگر بندہ کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کے نامہ اعمال میں دیکھو کوئی نفلی عبادت ہے؟ اگر ہوئی تو نفل کے ساتھ فرائض کی کمی پوری کی جائے گی، پھر اس کے تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔"

حدیث: 14

((وَعَنِ الْمُغِيرَةِ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ،

[1] سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، رقم: 413- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

فَـقِيْلَ لَهُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ، قَالَ: أَفَـلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟)) [2]

''اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک کو ورم پڑ جاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

حدیث: 15

((وَعَـنْ عَـمْـرِو ابن شعيب عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ الـلّٰهِ ﷺ: مُـرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِـالصَّلَاةِ وَهُـمْ أَبْـنَـاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْـرِبُـوْهُـمْ عَـلَيْهَـا وَهُـمْ اَبْـنَـاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.)) [2]

''اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم کرو، جب دس برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو، اور ان کے بستر بھی الگ کر دو۔''

حدیث: 16

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ اَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ وَاَنَّ مُـحَـمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ،

---

[1] صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم :4836.

[2] سـنـن أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب متٰى يؤمر الغلام بالصلاة، رقم: 495، صحيح أبو داؤد، للألباني: 1/144-145.

وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ......)) [1]

اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں۔‘‘

[1] صحیح بخاری ، کتاب الایمان، رقم: 25، صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 22.

تیسرا رکن:

وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ

زکوۃ ادا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣٤ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝٣٥ ﴾ [التوبة : 34، 35]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، تو آپ انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔ جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کے ماتھوں، ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا:) یہ وہ (مال) ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کر کے رکھا تھا، لہٰذا (اب اس کا مزہ) چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۙ ۝٣٠ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝٣١ ﴾

(مریم : 30 ۔ 31)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس نے کہا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور مجھے بہت برکت والا بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی خاص تاکید کی، جب تک میں زندہ رہوں۔''

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ۝۵۴ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۠ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝۵۵﴾ (مریم : 54- 55)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کرو، یقیناً وہ وعدے کے سچے تھے اور ایسا رسول جو نبی تھے۔ اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھے۔''

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝۷۳ۙ﴾

(الانبیاء : 73)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے انھیں ایسے پیشوا بنایا جو ہمارے حکم کے ساتھ رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف نیکیاں کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی بھیجی اور وہ صرف ہماری عبادت کرنے والے تھے۔''

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۝۷۸ؑ﴾ (الحج : 78)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو مضبوطی سے تھام لو، وہی تمھارا مالک ہے، سو اچھا مالک ہے اور اچھا مددگار ہے۔''

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۵۶﴾ (النور : 56)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کا حکم مانو، تاکہ تم رحم کیے جاؤ۔''

حدیث: 17

((وَعَـنْ أَبِـى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَـنْ تَـصَـدَّقَ بِـعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الـطَّـيِّـبَ، وَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّى أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس مال میں سے ایک کھجور کے برابر بھی خرچ کرتا ہے، جو مال اس نے حلال طریقے سے کمایا ہوا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ بھی صرف اسی مال سے ہی دی ہوئی زکوٰۃ اور صدقات کو قبول کرتا ہے جو حلال طریقہ سے کمایا گیا ہو تو اللہ تعالیٰ زکوٰۃ وصدقات میں دیے ہوئے اس مال حلال کو دائیں ہاتھ سے قبول فرماتے ہوئے اسے اس طرح پالتے پوستے اور بڑھاتے ہیں جس طرح تم گھوڑی گائے بکری وغیرہ جانوروں کے نومولود بچوں سے پیار کرتے ہوئے انھیں پال پوس کر بڑا کرنے کی کوشش کرتے ہو حتیٰ کہ کھجور کے برابر اللہ کی راہ میں خرچ کیے ہوئے اس مال کو اللہ تعالیٰ بڑھا بڑھا کر پہاڑ کے برابر بنا دیتے ہیں۔''

حدیث: 18

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّـى يَشْهَـدُوا أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَيُـقِيـمُـوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِـنِّـى دِمَـائَهُـمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ

[1] صحيح بخارى، كتاب الزكاة، رقم: 1410.

عَلَى اللّٰهِ .)) [1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے اللہ نے یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ میں اس وقت تک جہاد جاری رکھوں، جب تک لوگ یہ تسلیم نہیں کر لیتے کہ ہمارے لیے عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے رسول ہیں، اور پھر وہ نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں، اور ان کی حلال کمائی میں سے جتنی مقدار میں اللہ تعالیٰ نے بطور زکوٰۃ ادائیگی ان پر فرض کر دی ہے وہ اسے بھی خوشی خوشی ادا کرنا شروع کر دیں اور جب وہ یہ سب کچھ تہہ دل سے تسلیم کرتے ہوئے اس پہ خلوص نیت کے ساتھ عمل پیرا ہو جائیں گے تو وہ سمجھ لیں کہ ان کی جان بھی اور مال بھی سب کچھ محفوظ ہے، الا یہ کہ وہ اسلام لانے کے بعد بھی کوئی ایسا جرم کر بیٹھیں کہ جس کی سزا کے طور پر انھیں مال یا جان سے ہاتھ دھونا پڑے، اور پھر اس کے بعد ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔''

حدیث :19

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ ، إِنَّكَ سَتَأْتِى قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِى كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً

[1] صحيح بخاري، كتاب الإيمان، رقم: 25.

تُـؤْخَـذُ مِـنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِـذَلِكَ فَـإِيَّـاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ .))[1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! آپ جن لوگوں کی طرف جا رہے ہیں وہ اہل کتاب ہیں۔ سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دیں کہ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہی سمجھیں، اور اس کے بعد مجھے اللہ تعالیٰ کا سچا رسول سمجھتے ہوئے میری نبوت و رسالت پہ پختہ ایمان و یقین کا اعلان کریں، اگر وہ تمہاری اس دعوت کو قبول کر لیں تو پھر انہیں کہیں کہ وہ مندرجہ ذیل احکامات کی سختی سے پابندی کریں جن میں پہلا حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پہ ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ نماز کے اس حکم کی پابندی کا پختہ عہد کریں پھر انہیں نماز کے بعد اسلام کے اگلے بڑے حکم پہ عمل پیرا ہونے کی دعوت دیں جو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال میں زکوٰۃ کو فرض کیا ہے جو ان میں سے امیر لوگوں سے وصول کی جائے گی اور غریب اور نادار لوگوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس دعوت کو قبول کر لیں تو پھر زکوٰۃ کی وصولی کے معاملہ میں آپ کو بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا، ایک تو زکوٰۃ کی مد میں جتنا حق بنتا ہے اتنا ہی لینا ہے زیادہ نہیں اور دوسرا یہ کہ زکوٰۃ مد میں اچھا اچھا مال چن کے لینے کی کوشش نہیں کرنا، اگر ایسا کرو گے تو یہ ظلم ہوگا اور مظلوم کی بددعا سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرو کہ مظلوم کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے اور اس کی قبولیت میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الزكاة، رقم :1395.

حدیث: 20

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ .)) ❶

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم تو میرے لیے میری راہ میں خوب خرچ کر میں تجھے جی بھر کے دوں گا۔''

حدیث: 21

((وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ .)) ❷

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں صدقہ وزکوٰۃ کی شکل میں دیا ہوا مال اصل مال میں بالکل نقصان کا باعث نہیں ہوتا اور آدمی جتنا زیادہ دوسروں کے ساتھ درگزر اور معافی سے کام لیتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اس کی عزت میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے سامنے جتنا زیادہ تواضع اور عاجزی اختیار کرتا چلا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اس کی عزت ووقار میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔''

حدیث: 22

((وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا .)) ❸

---

❶ صحيح بخاری، كتاب النفقات، رقم :5352.

❷ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم :6592.

❸ صحيح بخاری، كتاب الزكاة، رقم :1442.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسانی زندگی میں طلوع ہونے والی ہر صبح دو فرشتے زمین پہ اتارے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ دعا کرتا رہتا ہے اے اللہ! تو اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو بہترین نعم البدل عطا فرما۔ اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے اے اللہ! جو بندہ تیرے دیے ہوئے مال میں سے زکوٰۃ وصدقات کی شکل میں تیرا حق ادا نہیں کرتا تو اس کا مال ضائع کر دے۔''

حدیث :23

((وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ، يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اتنا مال عطا کر دیا کہ جس میں زکوٰۃ فرض تھی لیکن اس نے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس بے زکاتے مال کو قیامت کے دن انتہائی زہریلا سانپ بنا کر اس شخص کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس کے منہ کو کاٹ کاٹ کر کھائے گا، اور کہے گا میں تیرا وہ مال ہوں، میں تیرا وہ خزانہ ہوں (جسے تو سنبھال سنبھال کر رکھتا تھا)۔''

حدیث :24

(وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى إِقَامِ

[1] صحيح بخاری، كتاب الزكاة، رقم: 1403.

الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .)) [1]

''اور حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کو نصیحت کرنے پر بیعت کی۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، رقم: 1401.

چوتھا رکن:

وَصَوْمِ رَمَضَانَ

رمضان کے روزے رکھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (البقرة: 183)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزہ رکھنا لکھ دیا گیا ہے، جیسے ان لوگوں پر لکھا گیا جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم بچ جاؤ۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴾ (البقرة: 187)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور کھاؤ اور پیو، حتی کہ تمھارے لیے صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے واضح (روشن) ہو جائے، پھر تم روزے کو رات تک پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھو تو اپنی عورتوں سے ہم بستری نہ کرو یہ اللہ کی حدیں ہیں، لہٰذا تم ان کے قریب مت جاؤ، اللہ لوگوں کے لیے اپنی آیتیں اسی طرح بیان فرماتا ہے تاکہ وہ متقی بنیں۔''

حدیث: 25

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ

رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس ایمان و یقین کے ساتھ کہ رمضان کے روزے میرے اللہ نے فرض کیے ہیں اور رحمتیں برکتیں اور بخششیں میرا حسین مقدر بن جانی چاہئیں، تو پھر واقعی اللہ بھی اس بندے کے سابقہ تمام گناہوں کی معافی اور بخشش بھی عطا فرما دیتے ہیں۔''

حدیث :26

((وَعَنْهُ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے تو جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور جہنم کے سب دروازے اچھی طرح بند کر دیے جاتے ہیں، اور تمام شیطانوں کو قید و بند میں ڈال دیا جاتا ہے۔''

حدیث :27

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰهِ -عَزَّوَجَلَّ- عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ، وَذَلِكَ فِى كُلِّ لَيْلَةٍ .)) [3]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الصوم، رقم :1901 .

[2] صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم :2495 .

[3] سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، رقم :1643۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے روزے دار بندوں میں سے بہت سے ایسے خوش نصیب بندے بھی ہیں جنھیں روزانہ افطار کے وقت جہنم سے آزادی کے پروانے عطا کردیے جاتے ہیں، اور یہ عتق من النار کی محفل رمضان المبارک کی ہر رات کو سجائی جاتی ہے۔"

حدیث :28

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیحِ الْمِسْكِ.)) [1]

"اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس اللہ کی قسم جو میری جان کا مالک ہے، روزے دار کے منہ سے اٹھنے والی بو کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری ایسی خوشبوؤں سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔"

حدیث :29

((وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَلصَّوْمُ لِی، وَأَنَا أَجْزِی بِهِ، یَدَعُ شَهْوَتَهُ، وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِی)) [2]

"اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ اور روزہ دار کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ روزہ دار کا روزہ صرف میرے ہی لیے ہے، اور اس کے اجر و ثواب کا تعین بھی میں خود ہی کروں گا یہ دیکھتے ہوئے کہ اس نے دن بھر اپنی تمام خواہشات کو بھی چھوڑے رکھا اور کھانے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم :1904.

[2] صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم :7492.

پینے کے سارے وسائل میسر ہونے کے باوجود بھوک اور پیاس کی تلخیاں بھی سہتا رہا، صرف میرے ہی لیے۔''

حدیث:30

((وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ دار کے لیے دو خوشی کے موقع ہیں، وہ ان دونوں پر خوش ہوتا ہے: جب وہ (روزہ) افطار کرتا ہے تو اپنے افطار سے خوش ہوتا ہے، اور جب اپنے رب کو ملے گا تو اپنے روزے (کی وجہ) سے خوش ہوگا۔''

حدیث:31

((وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ ، فَلَا يَرْفُثْ ، وَلَا يَجْهَلْ ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ .)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ جہنم سے بچنے کے لئے ایک ڈھال ہے، اس لئے (روزہ دار) پر فحش باتیں کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں۔''

---

1. صحيح بخاری، كتاب الصوم، رقم :1904.
2. صحيح بخاری، كتاب الصوم، رقم :1894.

حدیث: 32

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَقُوْلُ الصِّيَّامُ: أَيْ رَبِّ ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ ، فَشَفِّعْنِي فِيْهِ ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ ، فَشَفِّعْنِي فِيْهِ ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن مجید دونوں ہی قیامت کے دن روزہ دار اور قرآن پڑھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بخشش کی سفارش وشفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ! میں نے اسے دن بھر کھانے پینے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا اور یہ میری وجہ سے رکا رہا آج میری شفاعت قبول کرتے ہوئے اس کے گناہ معاف فرما کے اسے جنت میں جگہ عطا فرمادے۔ قرآن کہے گا اے اللہ! میں نے اسے رات بھر سونے سے روکے رکھا اور یہ رکا رہا اور میری تلاوت میں اپنی راتیں گزارتا رہا آج میری شفاعت قبول کرتے ہوئے اسے جہنم کے عذاب سے آزاد فرمادے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روزہ اور قرآن دونوں کی شفاعت قبول فرمائیں گے۔''

[1] مسند احمد :174/2، رقم :6626، صحیح الترغیب والترھیب، رقم :1429 .

پانچواں رکن:

وَحِجُّ الْبَيْتِ

بیت اللہ کا حج کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًاؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّىؕ﴾ [البقرة : 125]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے لوٹ کر آنے کی جگہ اور سراسر امن بنایا، اور تم ابراہیم کی جائے قیام کو نماز کی جگہ بناؤ۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًاؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾﴾ [آل عمران : 97]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے جو اس کی طرف سفر کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ ساری دنیا سے بے پرواہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾ۙ﴾ [الحج : 27]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ تیرے پاس پیدل (چل کر) اور ہر لاغر سواری پر (سوار ہو کر) آئیں گے جو ہر دور دراز رستے سے آئیں گی۔''

حدیث: 33

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ

أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور۔''

حدیث: 34

((وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس نے کوئی فحش اور بے ہودہ بات کی نہ اللہ کی نافرمانی کی تو وہ اس طرح (پاک ہوکر) لوٹتا ہے جیسے آج ہی ماں اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔''

حدیث: 35

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.)) [3]

''اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

1. صحيح بخارى، كتاب الإيمان، رقم: 26.
2. صحيح بخارى، كتاب الحج، رقم: 1520.
3. سنن النسائى، كتاب مناسك الحج، رقم: 2530۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

پے در پے حج وعمرہ (کیا) کرو، کیونکہ وہ دونوں فقر (غربت) اور گناہوں کو ایسے دور کردیتے ہیں، جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کردیتی ہے۔"

حدیث: 36

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُورِ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ.)) [1]

"اور حضرت عبداللہ (بن عباس) رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پے در پے حج وعمرہ کرو کیونکہ وہ دونوں (آدمی کو) فقر وگناہوں سے ایسے صاف کردیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل کو دھو دیتی ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔"

حدیث: 37

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: الْغَازِي، وَالْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ.)) [2]

"اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے مہمان تین ہیں۔ جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔"

حدیث: 38

((وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا

---

[1] سنن النسائی، کتاب مناسك الحج، رقم: 2631۔ محدث البانی نے اسے "حسن صحیح" کہا ہے۔
[2] سنن النسائی، کتاب مناسك الحج، رقم: 2625۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمرہ دوسرے عمرہ تک کی (درمیانی مدت) کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔''

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ: لِأُمِّ سِنَانَ الْأَنْصَارِيَّةِ: مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَتْ: أَبُو فُلَانٍ ـ تَعْنِي زَوْجَهَا ـ كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا ، قَالَ: فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي .)) [2]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج سے واپس تشریف لائے تو آپ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تجھے حج سے کس چیز نے روکا ہے؟ تو اس نے جواب دیا میرے خاوند کے پاس پانی بھرنے کے لیے دو ہی اونٹ تھے، ایک پر وہ حج کرنے چلے گئے او دوسرا ہماری کھیتی کو سیراب کرتا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ